17 ۔ کسان

(جوشؔ ملیح آبادی)

بند نمبر 1

جھٹ پٹے کا نرم رو دریا، شفق کا اضطراب
کھیتیاں، میدان، خاموشی، غروبِ آفتاب

مفہوم:

شام کا جھٹ پٹ ہو گیا افق پر شفق ڈھلنے کو ہے سورج غروب ہو چکا۔ کھیتوں اور میدانوں میں خاموشی چھا چکی ہے۔

تشریح:

شاعرِ انقلاب جوشؔ ملیح آبادی ممتاز نظم گو شاعر تھے۔ رومانوی اور ترقی پسندانہ شاعری ان کی نظموں کا خاص عنصر ہے۔ نظم کسان میں انہوں نے دہقاں کی محنت ومشقت کو خراجِ تحسین پیش کیا ہے۔

زیرِ تشریح شعر میں جوش کہتے ہیں کہ سورج غروب ہو چکا، شام نے اپنے پر پھیلا دیے۔ مکمل روشنی نہ مکمل اندھیرا۔ شام کے جھٹ پٹے کا نرم رو دریا اپنی نامکمل تیرگی لیے رواں دواں ہے۔ دور مغرب کی سمت افق پر شفق کی سرخی بے تابی دکھا رہی ہے۔ دہقانوں کی محنت ومشقت کی گواہ کھیتیاں، ہرے بھرے گھاس کے میدان ہیں۔ پرندے گھونسلوں کو لوٹ چکے، مزدور گھروں کو لوٹ چکے، دن بھر کی سرگرمیاں ختم ہو چکیں۔ چہل پہل اور رونق تمام ہو چکی۔ ہر طرف خاموشی ہے۔ ایسے میں طلوع صبح سے کھیتوں میں مشقت کر کے سونا گانے والا کسان جو پسینہ بہاتا ہے تو دنیا کو کھانے کو اناج ملتا ہے اور جانوروں کو چارہ اور پرندوں کو دانہ دُنکا، اپنے گھر کی طرف رواں دواں ہے۔ کسان بہادر، فراخ دلی اور محنتی ہے۔ وہ جان جوکھوں کی مشقت اور دھوپ چھاؤں سے بے نیاز، موسموں کی شدت کا مقابلہ کرتے ہوئے زمین کی زرخیزی سے زر کشید کرتا ہے اور ایک عالم پلتا ہے۔

"کسان جگ کا پالن ہار ہوتا ہے"

جوش ملیح آبادی نے کسان کی انتھک محنت کو خراجِ تحسین پیش کیا ہے کہ وہ کام کرتا ہے اور دنیا کھاتی ہے۔ ہل چلانا، بیجائی کرنا، سینچائی کرنا، فصلوں کی رکھوالی کرنا، گرمی سردی میں یہ تمام مراحل کسان کی جانفشانی اور سخت مشقت کی بدولت پایہ تکمیل کو پہنچتے ہیں۔ کسان کی اس محنت کا ثمر دنیا کے مختلف طبقات کے مختلف افراد کھاتے ہیں۔ غروب ہوتا سورج، جھٹ پٹے کا نرم رو دریا، سرخی شفق، کھیت کھلیان اور میدان کسان کی مشقت، ایثار اور عظمت کے گواہ ہیں۔۔

بڑا بہادر ہے محنتی کسان

بند نمبر 2

یہ سماں اور ایک قوی انسان یعنی کاشتکار

ارتقا کا پیشوا تہذیب کا پروردگار

مفہوم:

یہ منظر اور مضبوط انسان کسان جو کہ ارتقاء کا پیشوا ہے اور تہذیب و تمدن کو پروان چڑھانے والا ہے۔

تشریح:

جوش ملیح آبادی کا شمار ممتاز نظم گو شعرا میں ہوتا ہے۔ رومانوی اور ترقی پسندانہ شاعری ان کی نظموں کا خاص عنصر ہے۔ نظم کسان میں انہوں نے کسان کی تہذیب و معاشرت کی نشو نما میں اہمیت، مشقت اور عظمت کو اجاگر کیا ہے۔

زیرِ تشریح شعر میں جوش کسان کی خصوصیت اجاگر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ غروب آفتاب کے بعد کے وقت اک تنومند، محنتی اور مضبوط انسان یعنی زمین کی زرخیزی سے زر کشید کرنے والا انسان، کاشتکار گھر کو رواں دواں ہے۔ انس و چرند پرند کے ارتقا میں اس کا بنیادی کردار ہے۔ اس کے پسینے کی محنت سے وہ فصلیں اور اناج پیدا ہوتا ہے جس پر ایک جہاں پلتا ہے۔ ازمنہ ءقدیم سے جدید دور تک دہقان کی کھیتوں میں محنت یعنی ہل چلانا، بیجائی کرنا، سینچائی کرنا، فصلوں کی رکھوالی وہ جانکاہ کام ہے جس پر تہذیبوں نے پرورش پائی اور زندگی کے ارتقا کا انحصار رہا ہے۔ خوراک زندگی کے لیے بنیادی ضرورت ہے۔ انسان نے دریاؤں، ندی نالوں، بارانی علاقوں کے قریب اجتماعی زندگی کا آغاز کیا کہ وہاں کاشتکاری ممکن تھی۔ کاشتکار کے گرد وہ لوگ آباد ہوئے جو معاشرتی ضرورتوں کے کام کرتے تھے۔ ان لوگوں کی زندگی کا مدار بھی کاشتکار کا کام ہی تھا۔ پالتو جانور بدلے میں مالک کی ضرورت کو پورا کرتے لیکن ان کو پالنے کا کام کاشتکار کی محنت کے بل بوتے پر تھا۔ چنانچہ معاشرتی زندگی کے ارتقاء اور تہذیب کی تشکیل و تسلسل کا انحصار دہقان کی انتھک محنت پر رہا ہے۔ یوں کسان انسانی ارتقا کا پیشوا اور تہذیب کا پروردگار ہے۔

بند نمبر 3

جلوہ قدرت کا شاہد، حسنِ فطرت کا گواہ

ماہ کا دل۔ مہرِ عالم تاب کا نورِ نگاہ

مفہوم:

کسان اللہ کے جلوؤں اور فطرتی حسن کا گواہ ہے۔ محنت کے سبب وہ چاند کا محبوب ہے اور چمکتے سورج کا سب سے پسندیدہ ہے۔

تشریح:

جوش ملیح آبادی کا شمار ممتاز نظم گو شعرا میں ہوتا ہے۔ رومانوی اور ترقی پسندانہ شاعری ان کی نظموں کا خاص عنصر ہے۔ نظم کسان میں انہوں نے کسان کی تہذیب و معاشرت کی نشو نما میں اہمیت، مشقت اور عظمت کو اجاگر کیا ہے۔

زیرِ تشریح شعر میں جوش کسان کی عظمت کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ محنتی کسان طلوع صبح سے شام کے جھٹ پٹے تک کھیتوں میں مصروف کار رہتا ہے۔ وہ ہل چلاتا ہے، بیجائی کرتا ہے، سینچائی کرتا ہے اور زمین سے زر کشید کرتا ہے۔ زمین سے بیج بالیوں کی شکل میں نمودار ہوتے ہیں جو رنگا رنگ پودوں کی شکل اختیار کرتے ہیں۔ کچھ اناج کا منبع ہوتے ہیں، اناج کی ایک ایک بالی کئی دانوں سے بھری ہوتی ہے۔ کچھ پودے پھل دار پیدا ہوتے ہیں جن پر مختلف ذائقوں کے پھل لگتے ہیں۔ رنگا رنگ پھولوں والے پودے الگ اسی زمین سے نمودار ہوتے ہیں۔

یہ قدرت کے معجزے اور جلوے ہیں جن کا گواہ کسان ہے۔ دراصل یہ سب اسی کی محنت کا ثمر ہے۔ اس قدرت کی کاریگری کا کسان گواہ ہے۔ فطرت کی رنگینی اور دلفریب حسن، کسان کی محنت کی کوکھ سے جلوہ نما ہوتا ہے۔ وہ جانکاہ مشقت کرتا ہے تو ایک ہی زمین سے مختلف ذائقے کے پھل، مختلف رنگوں اور خوشبوؤں کے پھول اور انواع و اقسام کا اناج پیدا ہوتا ہے۔ کسان کی یہ محنت شب و روز جاری رہتی ہے۔ چاند کی چاندنی اس کی انتھک محنت کا بوسہ لیتی ہے تو حدت و نور بانٹتا سورج اسے پیار کرتا ہے۔ دراصل سورج کی روشنی اور حدت سے کسان کی محنت ہی صحیح مستفید ہوتی ہے، یوں کسان منبعِ نور کا نورِ نگاہ ہے۔

بند نمبر 4

لہر کھاتا ہے رگِ خاشاک میں جس کا لہو
جس کے دل کی آنچ بن جاتی ہے سیلِ رنگ و بو

مفہوم:

زمین سے نمودار ہوتی فصلوں کی رگوں میں اس کا لہو دوڑتا ہے اور اس کی محنت و ریاضت زمین سے رنگ و بو کا سیلاب نمودار کرتی ہے۔

تشریح:

جوش ملیح آبادی کا شمار ممتاز نظم گو شعرا میں ہوتا ہے۔ رومانوی اور ترقی پسندانہ شاعری ان کی نظموں کا خاص عنصر ہے۔ نظم کسان میں انہوں نے کسان کی تہذیب و معاشرت کی نشو نما میں اہمیت، مشقت اور عظمت کو اجاگر کیا ہے۔

زیرِ تشریح شعر میں جوش کسان کی محنت و مشقت کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ کسان ہل چلا کر بیجائی سینچائی کر کے زرخیز زمین سے زر کشید کرتا ہے۔ اس کی شبانہ روز محنت سے ایک ہی زمین سے مختلف ذائقوں کو اور تاثیر کا اناج، مختلف اقسام کے پھل اور مختلف رنگ و بو کے پھول پیدا ہوتے ہیں۔ اگر پودوں، اناج کی بالیوں اور گھاس کی حقیقت پر غور کیا جائے تو دراصل ان کی رگوں میں انسان کا لہو دوڑ رہا ہوتا ہے اور اناج و پھلوں کے پودوں میں کسان کی محنت کا خون لہر کھاتا دکھائی دیتا ہے۔ پودوں کا تناور ہونا، بارور ہونا، اس کی خون پسینے کی محنت کا ثمر ہے۔ اس کا خونِ جگر رنگ و بو کا سیلاب برپا کر دیتا ہے۔ اس کے دل کی آنچ کھلیانوں میں ہزاروں پودوں کو جنم دیتی ہے جو انواع و اقسام کے ذائقوں کے اناج اور پھل پر منتج ہوتے ہیں۔ انواع و اقسام کا یہ اناج، یہ پھل اور یہ پھول، بہادر اور محنتی کسان کے خونِ جگر کی نمود ہے۔ دھوپ کی شدت ہو یا رات کی تاریکی، آندھی ہو یا طوفان، بہادر کسان اپنی قلبی طاقتوں کے ساتھ مصروفِ کار رہتا ہے۔ اس کا پسینہ پودوں کو حیات بخشنے کے لیے بہتا ہے۔ اس کی سوچ کا محور، اس کے خیالوں کا مرکز، اس کی چاہت کا دائرہ اس کی بوئی گئی فصلیں ہوتی ہیں۔ یہ اس کے گرمی خون اور خونِ جگر کا معجزہ ہے کہ خاک کے پردے سے رنگارنگ فصلیں نمودار ہوتی ہیں اور رنگ و بو کا قافلہ اتر پڑتا ہے۔

بند نمبر 5

دوڑتی ہے رات کو جس کی نظر افلاک پر
دن کو جس کی انگلیاں رہتی ہیں نبضِ خاک پر

مفہوم:

رات کو اس کی نظر آسمانوں کی بلندیوں تک جاتی ہے اور دن بھر اس کی انگلیاں نبضِ خاک پر رہتی ہیں۔

تشریح:

جوش ملیح آبادی کا شمار ممتاز نظم گو شعرا میں ہوتا ہے۔ رومانوی اور ترقی پسندانہ شاعری ان کی نظموں کا خاص عنصر ہے۔ نظم کسان میں انھوں نے کسان کی تہذیب و معاشرت کی نشو نما میں اہمیت، مشقت اور عظمت کو اجاگر کیا ہے۔

زیر تشریح شعر میں جوش کسان کی محنت و مشقت کی توصیف بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ کسان ہل چلا کر بیجائی، آبیاری اور رکھوالی میں شب و روز گزارتا ہے۔ نیند اس کے ارادوں میں رکاوٹ نہیں ہو سکتی۔ وہ کھیتی باڑی کے کام کے لئے رتجگے گزارتا ہے۔ وہ بستر پر لیٹے ہوئے کاشت کے نئے آسمانوں پر نگاہ رکھتا ہے اور منصوبے بناتا ہے۔ اس کی رات بھی کاشتکاری کے نام اس کا دن بھی کھیتی باڑی کے نام۔ زمین میں ہل چلاتے، پودوں کی نلائی کرتے، بیجائی کرتے، سینچائی کرتے اس کا دن گزرتا ہے۔ وہ دیکھتا ہے کہ اب زمین ہل چلانے یا بیجائی کرنے کے لائق ہے یا نہیں۔ زمین میں نمی دیکھے تو ہل چلانے کا کام شروع کر دیتا ہے۔ مٹی کی نبض دیکھ کر اس میں بیجائی کرتا ہے۔ وقت آنے پر پانی دیتا ہے۔ اور فصلوں اور رنگ و بو کے سیلاب کی نمود کے لیے تگ و دو کرتا ہے۔ وہ پہچان رکھتا ہے کہ کس موسم میں زمین کس فصل کو اپنے عناصر سے بہرہ ور کرتی ہے اور پروان چڑھاتی ہے۔ وہ خاک میں محنت سے خاک ہو جاتا ہے اور زندگیوں کو خاک کی خوراک بننے سے بچاتا ہے۔

بند نمبر 6

سرنگوں رہتی ہیں جس سے قوتیں تخریب کی
جس کے بوتے پر لچکتی ہے کمر تہذیب کی

مفہوم:

اس کی محنت سے خوشحالی و روزگار کا وہ ماحول پیدا ہوتا ہے جس سے تخریب کی قوتیں سرنگوں رہتی ہیں اور اس کے بل بوتے پر تہذیب و تمدن میں جان پڑتی ہے۔

تشریح:

شاعر انقلاب جوش ملیح آبادی ممتاز نظم گو رومانوی اور ترقی پسند شاعر تھے۔ نظم کسان میں انہوں نے کسان کی محنت و مشقت کو خراج تحسین پیش کیا ہے۔

زیرِ تشریح شعر میں جوش دہقان کی عظمت کو نذرانہ عقیدت پیش کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ کسان محنتی اور ایثار منش انسان ہے۔ وہ ہل چلانے، بیجائی، سینچائی، گوڑائی اور دیکھ بھال سے وہ اناج پیدا کرتا ہے جس پر انسان اور چرند پرند پلتے ہیں۔ اس کی محنت سے خوراک کی کثرت ہوتی ہے۔ ملک میں بھوک کا خاتمہ ہوتا ہے۔ ملکی معیشت مضبوط ہوتی ہے۔ یوں وہ منفی اور تخریبی سرگرمیاں جو بھوک اور بدامنی کے سبب ہوتی ہیں، ان کا قلع قمع ہو جاتا ہے۔ جب معیشت مضبوط ہو، خوشحالی ہو تو امن وامان کے ذمہ دار اداروں کی کارکردگی بہتر ہوتی ہے اور ماحول اچھا ہوتا ہے۔ یوں تخریبی قوتیں، چوری ڈاکے، بدنظمی کی طاقتیں جھکی رہتی ہیں۔ اسی کی بدولت رسم و رواج اور رہن سہن میں ترقی شائستگی، رنگارنگی پیدا ہوتی ہے۔ بیساکھی، ڈھول کی تھاپ پر کٹائی، برسات میں دھان کی فصل کی اجتماعی بیجائی باقاعدہ رسم ہے اور شادی بیاہ کی رسمیں اناج اور معاشی حالت بہتر ہونے پر منعقد ہوتی ہے۔ یوں کسان کی خون پسینے کی محنت کے بل بوتے پر تہذیب نمو پاتی ہے۔

بند نمبر 7

جس کے بازو کی صلابت پر نزاکت کا مدار
جس کے کس بل پر اکڑتا ہے غرورِ شہریار

مفہوم:

زمین سے خوبصورت اور نازک پودوں کے ظہور کا انحصار کسان کے بازوؤں کی مضبوطی میں ہے۔اس کی بدولت وہ خوشحالی آتی ہے جس کی وجہ سے بادشاہ کی ریاست اور تخت میں پائیداری آتی ہے۔

تشریح:

شاعر انقلاب جوش ملیح آبادی ممتاز نظم گو رومانوی اور ترقی پسند شاعر تھے۔ نظم کسان میں انہوں نے کسان کی محنت و مشقت کو خراج تحسین پیش کیا ہے۔

زیرِ تشریح شعر میں جوش کسان کی محنت کی توصیف بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ کسان کی خون پسینے کی محنت زمین سے رنگ و بو کا سیلاب نمودار کرتی ہے۔انسان اور چرند پرند اس کی محنت پر نشو نما پاتے ہیں۔وہ محنتی اور بہادر ہے اس کے بازو ہل چلا کر زمین کو نرم کرتے ہیں تاکہ بیجائی کے قابل ہو۔یہ مٹی نرم ہوتی ہے تو نرم و نازک کونپلیں اس سے نمودار ہوتی ہیں، بالیوں کی شکل اختیار کرتی ہیں۔رنگ و بو اور اناج کا منبع پودوں کی نرم و نازک فصلیں اسی کی محنت کا ثمر ہیں۔زمین کی زرخیزی سے یہ زر کسان ہی کشید کرتا ہے۔نرم و ملائم پتے، کونپلیں، پھول اس کی بازو کی قوّت سے جنم لیتے ہیں۔کسان کے دم خم پر بادشاہ کے غرور اور فخر کا انحصار ہے۔بادشاہ کی ریاست کی خوراک کا مدار کسان کی مشقت پر ہے۔اگر ریاست میں بھوک اور قحط ہو تو بادشاہ کے تخت و تاج عوامی احتجاج کے زلزلے کا شکار ہوتے ہیں۔بدامنی، لاقانونیت، چوری ڈاکے اور بے چینی کا دور دورہ ہوتا ہے۔اگر کسان کھیتوں میں پسینوں میں ڈھل کر اناج کو وافر کر دیں تو اسی ریاست میں خوشحالی اور امن ہوتا ہے۔معاشرتی خوشحالی سے ثقافتی سرگرمیاں نمو پاتی ہیں۔خوشحالی سے جرائم اور متشدد رویوں کی بجائے نرم رویے رواج پذیر ہوتے ہیں۔بادشاہ کا تخت محفوظ ہوتا ہے اور اسے فخر ہوتا ہے کہ اس کی ریاست میں کوئی بھوکا نہیں سوتا اور روٹی کی فراوانی ہے۔بادشاہ کا اعتماد فخر میں بدل جاتا ہے۔بادشاہ کو عوام میں مقبولیت حاصل ہوتی ہے اور مشکل وقت میں عوام اس کی پیٹھ پر ہوتے ہیں۔اس کے لئے لڑتے مرتے ہیں۔یوں بادشاہ کے غرور کا دار و مدار کسان کی محنت پر ہے۔

میرے دہقاں یونہی ہل چلاتے رہیں
میری مٹی کو سونا بناتے رہیں

بند نمبر 8

دھوپ کے جھلسے ہوئے رخ پر مشقت کے نشاں
کھیت سے پھیرے ہوئے منہ، گھر کی جانب ہے رواں

مفہوم:

کسان دن بھر جانکاہ مشقت میں مصروف رہا۔اس کا چہرہ دھوپ میں کام کرنے کے سبب جھلسا ہوا ہے۔اب جب شام ہو گئی اب اس نے کام کاج چھوڑا ہے اور گھر کی طرف روانہ ہوا ہے۔

تشریح:

شاعر انقلاب جوش ملیح آبادی ممتاز نظم گو رومانوی اور ترقی پسند شاعر تھے۔ نظم کسان میں انہوں نے کسان کی محنت و مشقت کو خراج تحسین پیش کیا ہے۔

زیرِ تشریح شعر میں جوش دہقاں کی محنت اور عظمت کی تعریف بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ کسان کی محنت کے بل بوتے پر انسان، چرند پرند کی نشو و نما ہوتی ہے۔ انہیں خوراک ملتی ہے وہ دن بھر فصلوں کی پرورش، پرداخت میں مصروف عمل ہوتا ہے۔ وہ ہل چلاتا ہے۔ بیجائی، سینچائی، گوڑائی اور رکھوالی کے عمل کے دوران اپنا پسینہ بہاتا ہے اور زمین کی زرخیزی سے زر کشید کرتا ہے اور رنگ و بو کا سیلاب نمودار کرتا ہے۔ وہ کڑی دھوپ اور شدید موسموں کا مقابلہ کر کے وہ اناج پیدا کرتا ہے جس پر جہان پلتا ہے۔ اسی لئے اسے جگ کا پالن ہار کہتے ہیں۔ شام کے اس جھٹ پٹے میں کسان کے چہرے پر دن بھر کی محنت اور مشقت کے نشان ہیں اور دن بھر کے کام کے بعد اب جا کر شام کے دُھندلکے میں اس نے کھیت سے منہ موڑا ہے اور گھر کی طرف رواں دواں ہے۔ جوش نے کسان کی محنت کو خراج تحسین پیش کیا ہے جس کی بدولت دیہات آباد ہوتے ہیں، لوگوں کو خوراک ملتی ہے اور ملکی معیشت ترقی کرتی ہے۔ امن و امان اور استحکام پیدا ہوتا ہے۔ تخریبی طاقتوں کی حوصلہ شکنی ہوتی ہے۔ کاشتکاری ایک مشکل عمل ہے جس کی چکی میں پسنے والے کسان اپنے ایثار اور انتھک محنت سے اپنے فرض کو پورا کرتا ہے۔ وہ دھوپ میں جل جائے، سرد موسموں میں ٹھٹھر جائے، طوفانوں کو ننگے سر برداشت کرے، تیز بارشوں میں نہانا پڑے کبھی گھبراتا اور ہارتا نہیں۔ اس کا مقام بہت بلند ہے۔ جوش نے نظم کا اختتام تاثرات سے پراثر بنا دیا ہے کہ دن بھر میں چہرے کو جھلسا کر کڑی دھوپ جھیل کر محنت کرنے والا کسان اب شام کے اندھیرے میں جب کام کرنا ممکن نہیں رہا تب گھر کی طرف رواں ہے کہ دو گھڑی آرام کر کے پھر علی الصبح اسی روز مرہ کی جانکاہ مشقت کو جا سکے۔ جس کے بل بوتے پر انسان چرند پرند پلتے ہیں اور وطن کی معیشت مضبوط ہوتی ہے۔